بسم اللہ الرحمن الرحیم

And Allah Is the Best of Plotter

دابق 9 (شعبان 1436) سے ماخوذ مضمون کا ترجمہ

واللہ خیر الماکرین

اور اللہ سب سے بہترین تدبیر کرنے والا ہے

خفیہ تدبیروں (چالوں) کے بارے میں قرآن سے ملنے والے اسباق

تمام تر طاقت صرف اللہ ہی کی ملکیت ہے۔

[وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ۝] (البقرة: 165)

"بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے، اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں، کاش کہ مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے (تو ہرگز شرک نہ کرتے)"

تمام تر عزت صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

[بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝] (النساء: 138-139)

"منافقوں کو اس امر کی خبر پہنچا دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب یقینی ہے (138) جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟ (تو یاد رکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے"

[وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۝] (يونس: 65)

"اور آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں، تمام تر عزت (غلبہ) اللہ ہی کے لئے ہے، وہ سنتا جانتا ہے"

[مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝] (فاطر: 10)

"جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے، تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے، جو لوگ برائیوں کے داؤ گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لئے سخت تر عذاب ہے، اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا"

تمام تدبیریں صرف اللہ ہی کی ہیں۔

[وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝] (الرعد: 42)

"ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی مکاری میں کمی نہ کی تھی، لیکن تمام تدبیریں اللہ ہی کی ہیں، جو شخص جو کچھ کر رہا ہے اللہ کے علم میں ہے، کافروں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ (اس) جہان کی جزا کس کے لئے ہے!"

کسی کے لئے اس کی طاقت (کے احاطہ) سے فرار ممکن نہیں۔ کوئی عزت حاصل نہیں کر سکتا سوائے اس کے ذریعے سے۔ اور کوئی بھی تدبیر کبھی بھی حقیقی معنوں میں کامیاب نہیں ہو سکتی سوائے اس کی تدبیر کے۔

یہ وہ حقائق ہیں جو صلیبی نہیں سمجھ سکے ہیں۔ لہٰذا وہ کمزور اور مجبور مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے کے لئے اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہیں۔ صلیبیوں کے یہودی، منافق اور مرتد اتحادی ان کے ذریعے عزت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے اندر جاہلیت کے شبہات بسائے ہوئے اسلام کے خلاف چالیں چلتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ اپنے دین کو فتح عطا نہیں فرمائے گا۔۔۔

لیکن کامیابی کا معاملہ سراسر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

[قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ] (آل عمران: 154)

"آپ کہہ دیجیے کہ کام کل کا کل اللہ کے اختیار میں ہے"

[وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ] (هود: 123)

"زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، تمام معاملات کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے، پس تجھے اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں"

اور اس نے یہ قانون بنایا ہے کہ دین سارے کا سارا اسی کا ہے اور ایسا ہو جانا ہی مقدر کیا ہے۔

[وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ] (الانفال: 39)

"اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو خوب دیکھتا ہے"

[هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ] (التوبة: 33)

"اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک برا مانیں"

[وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا] (الفتح: 28)

"اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا"

لیکن اللہ کے دشمن انحراف اور تکبر کی وجہ سے اس کے دین اور اس کے مددگاروں کے خلاف چالیں چلتے ہیں۔ ان کی چالوں کی وجہ سے تو پہاڑ ہل کر رہ جائیں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں' اس بات سے کہ کس طرح کفار آسمانوں اور زمین کے رب کی مخالفت کرنے کی جرات کرتے ہیں۔

[وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ۝] (ابراهيم: 46)

"یہ اپنی اپنی چالیں چل رہے ہیں اور اللہ کو ان کی تمام چالوں کا علم ہے، گو ان کی چالیں ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں"

اگرچہ ان کی چال فطری طور پر کمزور ہے، کیونکہ یہ شیطان کی کمزور چال کا حصہ ہے۔

[الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا۝] (النساء: 76)

"جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو! یقین مانو کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا اور) سخت کمزور ہے"

اور یہ کمزوری اس قوتِ اخلاص -توحید کے جوہر- کی وجہ سے ہے جو اللہ اپنے چنے ہوئے بندوں کو عطا فرماتا ہے، جیسے کہ شیطان مردود نے خود اس بات کی گواہی دی۔

[قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝] (الحجر: 39-42)

"(شیطان نے) کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی (39) سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے

ہیں (40) ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے (41) میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں 'لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں (42)"

اپنی اور اپنے آقا - شیطان - کی کمزوری کے باوجود انہوں نے اس کی خاطر خفیہ تدبیریں تیار کیں، چنانچہ وہ سب سے بہترین اور سریع ترین تدبیریں بنانے والے کی تدبیر کا ایک عنصر بن کر رہ گئے اور انہیں اس بات کا احساس بھی نہ ہوا۔

[وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝] (آل عمران: 54)

"اور انہوں (کافروں) نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی (مکر) خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے"

[أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ۝] (الاعراف: 99)

"کیا پس وہ اللہ کی اس پکڑ سے بے فکر ہو گئے۔ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آ گئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا"

[وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝] (یونس: 21)

"اور جب ہم لوگوں کو اس امر کے بعد کہ ان پر کوئی مصیبت پڑ چکی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ فوراً ہی ہماری آیتوں کے بارے میں چالیں چلنے لگتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ چال چلنے میں تم سے زیادہ تیز ہے، بالیقین ہمارے فرشتے تمہاری سب چالوں کو لکھ رہے ہیں"

[وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝] (الاعراف: 183)

"اور ان کو مہلت دیتا ہوں بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے"

[أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ] (الطور: 42)

"کیا یہ لوگ کوئی فریب کرنا چاہتے ہیں؟ تو یقین کرلیں کہ فریب خوردہ کافر ہی ہیں"

اور اللہ نے ان کے تدبیروں کو کمزور کرکے انہیں ناکامی' گمراہی' اور سنگین غلطی سے دوچار کر دیا۔

[بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ] (الرعد: 33)

"بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں، اور وہ صحیح راہ سے روک دیئے گئے ہیں، اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں"

[وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ] (فاطر: 10)

"جو لوگ برائیوں کے داؤ گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لئے سخت تر عذاب ہے، اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا"

[وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ] (یوسف: 52)

"اور اللہ دغابازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا"

[وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ] (غافر: 25)

"اور کافروں کی جو حیلہ سازی ہے وہ غلطی میں ہی ہے"

اور ان کی خفیہ تدبیروں کا نتیجہ ان کی خواہش کے بالکل ہی برعکس نکلتا ہے۔ انہوں نے محض اپنے آپ' اپنی دنیاوی زندگی' اور اپنی آخرت کے خلاف تدبیریں کیں، اور اپنی ہی ذلت ورسوائی اور بربادی کا سامان کیا۔

[وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا

وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿﴾] (النمل: 50-53)

"انہوں نے مکر (خفیہ تدبیر) کیا اور ہم نے بھی اور وہ اسے سمجھتے ہی نہ تھے (50) (اب) دیکھ لے ان کے مکر کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ کہ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو غارت کر دیا (51) یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں، جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے (52) ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے بال بال بچا لیا (53)"

[وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿﴾] (الانعام: 123)

"اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا تا کہ وہ لوگ وہاں فریب کریں، اور وہ لوگ اپنے ہی ساتھ فریب کر رہے ہیں اور ان کو ذرا خبر نہیں"

[سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ] (الانعام: 124)

"عنقریب ان لوگوں کو جنہوں نے جرم کیا ہے اللہ کے پاس پہنچ کر ذلت پہنچے گی اور ان کی شرارتوں کے مقابلے میں سخت سزائیں"

[قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿﴾] (النحل: 26)

"ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا، (آخر) اللہ نے (ان کے منصوبوں) کی عمارتوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیا اور ان (کے سروں) پر (ان کی) چھتیں اوپر سے گر پڑیں، اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آگیا جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا"

[أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝] (النحل: 45)

"بدترین داؤپیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو"

[وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا] (فاطر: 43)

"اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے، سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے، سو آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے، اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے"

چنانچہ کسی مسلمان کو اس وقت رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے جب وہ کفار کی کمزور چالوں کے بارے میں سنے۔ بلکہ اسے صبر کرنا چاہیے اور کفار کی جلد بربادی کے بارے میں پر یقین رہنا چاہیے۔ اس کا طاقتور ترین ہتھیار اس کی توحید ہے اور اس عقیدے کے ضمن میں تنہا اللہ پر توکل کرنا' صرف اسی سے ڈرنا' صرف اسی سے دعا کرنا' اور مشرکین سے اظہارِ برأت کرنا ہے۔

[وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ] (آل عمران: 120)

"تم اگر صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے"

[وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝] (النحل: 127)

"آپ صبر کریں اور بغیر توفیق الہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر وفریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں"

[قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ۝ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ۝] (الاعراف: 195-197)

"آپ کہہ دیجئے! تم اپنے سب شرکاء کو بلالو، پھر میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو پھر مجھ کو ذرا مہلت مت دو (195) یقیناً میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد کرتا ہے (196) اور تم جن لوگوں کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کرسکتے اور نہ وہ اپنی مدد کرسکتے ہیں (197) "

[قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝] (هود: 54-56)

"اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں تو اللہ کے سوا ان سب سے بیزار ہوں، جنہیں تم شریک بنا رہے ہو (54) اچھا تم سب مل کر میرے خلاف چالیں چل لو اور مجھے بالکل مہلت بھی نہ دو (55) میرا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہے، جو میرا اور تم سب کا پروردگار ہے جتنے بھی پاؤں دھرنے والے ہیں سب کی پیشانی وہی تھامے ہوئے ہے، یقیناً میرا رب بالکل صحیح راہ پر ہے (56)"

یہ اسباق ہمیشہ ایک مسلمان کے ذہن میں موجود ہونے چاہئیں جبکہ صلیبی اور مرتدین اپنی نت نئی خفیہ تدبیروں کی تشکیل وتکمیل میں مگن ہیں۔ مسلمان کو خود اپنے آپ کو اور دوسروں کو ان اسباق کی یاددہانی کراتے رہنا چاہیے تاکہ وہ اپنے آپ کو ان کی کمزور چالوں کے سامنے حقیر وکمتر محسوس نہ کرے اور نہ ہی انتہائی سازشی نظریات[1] کے شرکیہ اعتقاد کی بھینٹ چڑھ جائے۔

مرتدین کی حالیہ آخری تدبیر سے متعلق خلیفہ کی جانب سے خطاب

25 رجب 1436 کو خلیفہ حفظہ اللہ نے امت سے خطاب بعنوان **"إنفرو خفافاً و ثقالاً" (نکلو ہلکے ہو یا بوجھل)** کیا، جس میں انہوں نے اسلام کے خلاف زیرِ تشکیل ایک نئی چال کا پس منظر مختصراً بیان کیا۔ انہوں نے پہلے اس رویے سے خبردار کیا جو بہت سی عسکری جماعتوں کو ارتداد اور کفار کے ساتھ اتحاد کی جانب لے گیا ہے؛ اور وہ رویہ ان (جماعتوں) کا صلیبیوں کے ساتھ مستقل امن قائم کرنے کی امید رکھنا اور اس کی خاطر سمجھوتہ کرنے پر رضامند ہونا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"اے مسلمانو! تم میں سے جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے ممکن ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار سے مصالحت کر لے اور وہ اس سے مصالحت کر لیں، اور پھر وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں جبکہ وہ اپنے دین اور توحید پر قائم ہے، تو اس نے صریحاً اپنے رب عزّ و جل کے قول کی تکذیب کی ہے جو فرماتا ہے۔۔۔[...وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىَ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ...] (یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں) [البقرۃ:217]۔۔۔ پس کفار کا مسلمانوں کے ساتھ یہ حال قیامت قائم ہونے تک ہے۔ [...وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا] (اور تم اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پاؤ گے) [فاطر:43]"

انہوں نے یہ بھی فرمایا:

"اے مسلمانو! اسلام ایک دن کے لئے بھی امن کا مذہب نہیں تھا، بلاشبہ اسلام قتال کا مذہب ہے۔ اور تمہارے نبی ﷺ تلوار کے ساتھ رحمت للعالمین بنا کر مبعوث کیے گئے۔ اور انہیں اس وقت تک قتال کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ تنہا اللہ ہی کی عبادت ہونے لگے۔ انہوں ﷺ نے اپنی قوم کے مشرکین کو کہا: "جئتكم بالذبح" (میں تمہیں ذبح کرنے کے لئے آیا ہوں۔) [اسے امام احمد نے عبد اللہ بن عمروؓ سے بیان کیا ہے]۔ پس انہوں نے عرب و عجم کے ہر رنگ کے لوگوں سے جنگ کی۔ اور آپ ﷺ دسیوں غزوات میں بہ نفس نفیس نکلے،

اور معرکوں میں حصہ لیا، اور ایک دن کے لئے بھی جنگ سے تھکے نہیں۔۔۔ اسی طرح ان ﷺ کے بعد ان کے صحابہ اور تابعین بھی اسی روش پر قائم رہے۔ نہ وہ نرم پڑے اور نہ مصالحت کی یہاں تک کہ زمین کے مالک بن گئے، مشرق و مغرب کو فتح کر لیا، اور اقوام ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں، ملک ان کے ماتحت ہو گئے، تلوار کی دھار کے ذریعے! اور اسی طرح، ان کی اتباع کرنے والوں کا حال بھی قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ اور ہمارے نبی ﷺ ہمیں آخری زمانے میں ہونے والی ملاحم (خونریز جنگوں) کے بارے میں بتا چکے ہیں، اور ہمیں خوشخبری دی ہے اور ہم سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ان جنگوں میں فتحیاب ہوں گے، جبکہ وہ ﷺ صادق و مصدوق ہیں! آج ہم ان ملاحم کی نشانیاں دیکھ رہے ہیں اور ان سے فتح کی خوشبو سونگھ رہے ہیں۔"

انہوں نے واضح کیا کہ مسلمان کفار کی جماعتوں سے لڑنا بند نہیں کریں گے یہاں تک کہ عیسیٰ ؑ کا نزول ہو جائے گا اور وہ مسلم افواج کی قیادت کریں گے۔ انہوں نے فرمایا:

"بلاشبہ کفار سے قتال، اور ہجرت و جہاد قیامت قائم ہونے تک جاری رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'ہجرت اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک توبہ کی مہلت ختم نہیں ہوتی۔ اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔' [اسے ابو داود نے معاویہ ؓ سے بیان کیا ہے]۔۔۔ انہوں ﷺ نے یہ بھی فرمایا: 'میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہتے ہوئے قتال کرتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک غالب رہیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، تو اس وقت کا امیر کہے گا: 'آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں' تو عیسیٰ ؑ کہیں گے: 'نہیں، تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے پر امیر ہو، یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شان بخشی ہے۔' [اسے مسلم نے جابر ؓ سے بیان کیا ہے]"

انہوں نے ابہام کی دھندلاہٹ چھٹنے کے موجودہ صورتحال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اور اگر صلیبی آج یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ وہ عامۃ المسلین سے اجتناب کر رہے ہیں اور ان میں سے صرف مسلح مسلمانوں کو ہدف بنانے تک محدود ہیں، تو جلد ہی آپ انہیں ہر جگہ موجود ہر مسلمان کو ہدف بناتے دیکھ لیں گے۔ اور

اگر صلیبیوں نے آج ان مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا ہے جو ابھی تک صلیبی ممالک میں رہائش پذیر ہیں – ان پر نظر رکھتے ہیں، انہیں قید کرتے ہیں، اور ان سے سوال جواب کرتے ہیں – تو جلد ہی آپ انہیں ان مسلمانوں کو قتل 'قید' یا دربدری کے ذریعے غائب کرتے ہوئے دیکھ لیں گے۔ اور وہ اپنے درمیان صرف اس کو رہنے دیں گے جو اپنے دین سے پھر جائے اور ان کے دین کی اتباع کرلے۔ پھر آپ ان باتوں کو یاد کریں گے جو میں آپ سے ابھی کہہ رہا ہوں، اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اے مسلمانو! یہود' نصاریٰ' اور باقی کفار تم سے کبھی بھی راضی نہیں ہوں گے اور نہ ہی تم سے لڑنا چھوڑیں گے جب تک تم ان کے دین کی اتباع نہ کرلو اور اپنے دین سے مرتد نہ ہو جاؤ۔"

پھر انہوں نے قیامت قائم ہونے سے پہلے ہونے والی ان جنگوں کے دوران مسلمانوں پر عائد ہونے والے فرض کو واضح کیا۔ انہوں نے فرمایا:

"اے مسلمانو! کوئی یہ نہ سمجھے کہ جو جنگ ہم لڑ رہے ہیں وہ تنہا دولتِ اسلامیہ کی جنگ ہے، بلکہ یہ سب مسلمانوں کی جنگ ہے۔ ہر جگہ موجود ہر مسلمان کی جنگ ہے۔ اور دولتِ اسلامیہ تو اس جنگ میں صرف ایک ہراول دستہ ہے۔ یہ جنگ تو اہلِ کفر کے خلاف اہلِ ایمان کی جنگ کے سوا اور کچھ نہیں ہے، سو دنیا بھر سے اے مسلمانو اپنی جنگ لڑنے کے لئے نکلو، کہ یہ ہر مکلف مسلمان پر فرض ہے، اور جو کوئی پیچھے بیٹھ رہے یا بھاگ جائے، اللہ عزّ و جل اس پر غضبناک ہوں گے اور اسے المناک عذاب سے دوچار کریں گے۔۔۔ دولتِ اسلامیہ کی طرف ہجرت کرنے کی استطاعت رکھنے والے مسلمان کا (ہجرت نہ کرنے کا) کوئی عذر قابلِ قبول نہیں، یا جو اپنی جگہ میں رہتے ہوئے اسلحہ اٹھا سکتا ہے (اور نہیں اٹھاتا تو اس کا بھی عذر قابلِ قبول نہیں)، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے ہجرت و جہاد کا حکم دے رکھا ہے اور اس پر قتال کو فرض کر رکھا ہے۔ ہم ہر جگہ موجود ہر مسلمان کو پکارتے ہیں کہ دولتِ اسلامیہ کی جانب ہجرت کرے یا جہاں موجود ہے اسی جگہ رہتے ہوئے قتال کرے۔"

یہ خلیفہ حفظہ اللہ کا حکم ہے۔ یا تو بندہ خلافت کی ولایت کی جانب ہجرت کرے یا، اگر وہ ایسا کرنے کے قابل نہیں ہے تو پھر اسے لازماً چاہیے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہے اور اس کے پاس جو بھی وسائل میسر ہیں انہیں استعمال میں لاتے

صلیبیوں' ان کے اتحادیوں' رافضیوں' طواغیت' اور ان کی مرتد قوات پر حملہ کرے، اور اسے ایسا کرنے میں ہچکچانا نہیں چاہیے، اور نہ ہی اس فرض کے بارے میں کسی نام نہاد "عالم" سے مشورہ کرنا چاہیے۔ اسے خلیفہ کی بیعت کا اعلان کرنے کے بعد حملہ کرنا چاہیے تا کہ جاہلیت کی موت نہ مرے۔ اور اسے دولتِ اسلامیہ کے شہداء میں اس امر کی بہترین مثال ملے گی، جن میں نعمان حیدر اور من ہارون مونس (آسٹریلیا)، مایکل زیہاف بیبو اور مارٹن رولیو کوٹور (کینیڈا)، زیل تھامپسن' ایلٹن سمپسن' اور نادر صوفی (امریکہ)، امیڈی کولیبلی (فرانس)، عمر عبد الحمید الحسین (ڈنمارک)، اور سوفین امغار اور خالد بن لاربی (بلجیم) بھی شامل ہیں۔

پھر انہوں نے یہ کہتے ہوئے صلیبیوں کے پروپیگنڈے سے خبردار کیا:

"امریکہ' اور یہودیوں' صلیبیوں' روافض' سیکولروں' ملحدین' اور مرتدین میں سے اس کے حلیف یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا اتحاد اور قتال کمزوروں اور مظلوموں کی مدد کے لئے ہے، مساکین کی اعانت اور مصیبت زدوں کو سہارا دینے کے لئے ہے، غلاموں کو رہائی دلانے کے لئے ہے، بے قصوروں اور مصالحت پسندوں کے دفاع اور ان کی خونریزی روکنے کے لئے ہے۔ اور وہ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ وہ حق' خیر' اور عدل کے کیمپ میں ہیں، جہاں وہ باطل' شر' اور ظلم کے خلاف لڑ رہے ہیں، مسلمانوں کے شانہ بہ شانہ! بلکہ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کر رہے ہیں! بے شک وہ جھوٹ بولتے ہیں۔"

پھر انہوں نے طاغوت حکمرانوں سے خبردار کیا جو مسلم علاقوں پر انسانوں کے خود ساختہ قوانین کے ذریعے ظلم و جبر کرتے ہیں اور صلیبیوں کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

"اے مسلمانو! وہ طاغوت حکمران جو تمہارے ممالک پر حکمرانی کر رہے ہیں۔۔۔ بلاشبہ وہ یہود و صلیبیوں کے حلیف ہیں، بلکہ محض ان کے غلام اور خدمت گزار اور رکھوالی کے کتے ہیں۔ اور جو فوجیں یہ تیار اور مسلح کرتے ہیں، اور جنہیں یہود اور صلیبی تربیت دیتے ہیں، یہ صرف تمہارا قلع قمع کرنے' تمہیں کمزور کرنے' تمہیں یہود و صلیبیوں کی غلامی میں دینے' تمہیں تمہارے دین سے پھیرنے' تمہیں اللہ کی راہ سے روکنے' تمہارے ممالک کی نعمتوں کو لوٹنے'

اور تمہارے اموال سلب کرنے کے لئے ہیں۔ اور یہ حقیقت دن کے وسط میں (روشن) سورج کی مانند واضح و آشکارہ ہو چکی ہے۔"

پھر انہوں نے مسلمانوں کے لئے طاغوت حکمرانوں کی بے حسی کو بڑی تفصیل سے واضح کیا، اور اس کے بعد کہا:

"حکام جزیرۂ عرب کا راز فاش ہو گیا ہے اور ان کے ننگ و عار کا پردہ چاک ہو گیا ہے اور وہ اپنی خود ساختہ "شرعی حیثیت" کھو بیٹھے ہیں۔ ان کی خیانت اب عام مسلمانوں کے سامنے بھی واضح ہو چکی ہے۔ ان کی اصلیت سامنے ظاہر ہو گئی ہے، چنانچہ ان کے یہودی و صلیبی آقاؤں کے نزدیک اب ان کا فائدہ باقی نہیں رہا سو وہ ان کو بدل کر ان کی جگہ صفوی روافض اور کرد ملحدین کو لانے لگے ہیں۔ جب آل سلول کو اس بات کا احساس ہوا کہ ان کے آقا انہیں چھوڑ رہے ہیں، انہیں پھٹے پرانے جوتے کی مانند پھینک رہے ہیں، اور انہیں تبدیل کر رہے ہیں، تو انہوں یمن کے رافضیوں کے خلاف اپنی نام نہاد جنگ کا آغاز کر دیا۔ اور یہ (آپریشن) "عزم کا طوفان" نہیں بلکہ باذن اللہ یہ ایک مرتے ہوئے بندے کا ایڑیاں رگڑنا ہے جو موت سے پہلے اپنی آخری سانسوں میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہوتا ہے۔"

پھر انہوں نے کہا:

"اور آج یہ یمن میں رافضیوں کے خلاف اہلِ سنت کے دفاع کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ بے شک انہوں نے جھوٹ بولا ہے، نامراد ہوئے ہیں، اور دھتکارے گئے ہیں۔ یہ جنگ محض اپنے یہودی و صلیبی آقاؤں کے سامنے ایک بار پھر اپنا آپ ثابت کرنے کی ایک کوشش ہے۔ یہ محض ایک ناکام کوشش ہے تاکہ مسلمانوں کو دولتِ اسلامیہ کی طرف سے ہٹایا جائے جس کی آواز ہر جگہ بلند و بانگ پہنچ گئی ہے، اور جس کی حقیقت سب مسلمانوں پر واضح ہونے لگی ہے، اور وہ بتدریج اس کے گرد جمع ہونے لگے ہیں۔ یہ جنگ "وہم کے طوفان" کے سوا کچھ بھی نہیں، جب رافضیوں کی آگ نے ان کے تخت جھلسا دیئے اور اُن کی پیش قدمی جزیرۂ عرب میں ہمارے لوگوں (اہلِ سنت) تک پہنچ گئی تو اس کے بعد وہ صورتحال ہو گی جو جزیرۂ عرب میں مسلم عوام کو دولتِ اسلامیہ کے گرد اکٹھا کر دے گی کیونکہ یہ رافضیوں کے خلاف ان کا دفاع کرنے والی ہے۔ یہ وہ بات ہے جو آل سلول اور جزیرۂ عرب کے حکمرانوں کو خوفزدہ کرتی ہے اور

ان کے قلعوں کو لرزا دیتی ہے۔ یہ ان کے نام نہاد "طوفان" کا راز ہے جو باذن اللہ ان کے خاتمے کا موجب ہو گا، اور ان کا خاتمہ بہت قریب ہے ان شاء اللہ، کیونکہ آل سلول اور جزیرۂ عرب کے حکمران نہ تو جنگیں لڑنے والے لوگ ہیں اور نہ ہی ان میں اس کے لئے صبر پایا جاتا ہے۔ بلکہ وہ عیش پرستی اور اسراف کرنے والے لوگ ہیں، مے و مستی' اور رقص و سرور میں پڑے لوگ ہیں۔ وہ اپنے لئے یہودیوں و صلیبیوں کی حفاظت کے عادی ہو چکے ہیں اور ان کے دلوں میں ذلت، پستی' اور محکومیت رچ بس گئی ہے۔"

انہوں نے مسلمانوں پر بھی زور دیا کہ وہ اس جنگ کی حقیقت سمجھیں۔

"اے دنیا بھر کے مسلمانو! اب وقت آگیا ہے کہ تم اس لڑائی کی حقیقت کو سمجھ لو، کہ یہ کفر اور ایمان کے درمیان ہے۔ دیکھو کہ تمہارے ممالک کے حکمران کس سمت میں کھڑے ہیں اور کس کیمپ سے نسبت رکھتے ہیں۔ اے اہلِ سنت! اب وقت آگیا ہے کہ تم جان لو کہ صرف تم ہی نشانے پر ہو۔ اور یہ جنگ صرف تمہارے خلاف ہے، اور تمہارے دین کے خلاف۔ اب وقت آگیا ہے کہ تم اپنے دین اور اپنے جہاد کی جانب لوٹ آؤ، پس اپنی بزرگی' عزت' حقوق' اور سیادت کو دوبارہ واپس لاؤ۔ اے مسلمانو! اب وقت آگیا ہے کہ تم جان لو تمہارے لئے کہیں کوئی عزت' کرامت' امن' اور حقوق نہیں سوائے خلافت کے سایے تلے۔"

انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب رافضیوں کو اپنے مرتد "سنّی" اتحادیوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی تو پھر وہ ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا:

"اے عراق کے اہلِ سنت!۔۔۔ اللہ کے بعد دولتِ اسلامیہ کی پناہ حاصل کرو۔ جب حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی ہے اور کینہ پرور رافضی اپنی اصلیت پر آ گئے ہیں تو اب تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ آج وہ بغداد اور دوسرے علاقوں میں ہر اس شخص کو ذبح کر رہے ہیں جو اہلِ سنت سمجھا جاتا ہے۔ اور کوئی بھی ان سے محفوظ نہیں رہا، یہاں تک کہ ان کے حلیف' مددگار' حمایتی' دم چھلے' اور کتنے بھی جو صحوات' فوج' پولیس وغیرہ میں اہلِ سنت میں سے مرتدین تھے، جنہیں علمائے سوء نے گمراہ کیا اور وہ دولتِ اسلامیہ کے علاقوں میں اللہ کے قانون کے نفاذ سے بھاگ کھڑے

ہوئے، سو وہ بے گھر' ذلیل و خوار' اور رافضیوں کی بے رحمی کے ہتھے چڑھنے کی توقع رکھتے ہوئے خوفزدہ زندگی بسر کرنے لگے، جبکہ دولتِ اسلامیہ کے علاقوں میں مسلمان عزت و کرامت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں، صرف اللہ ہی کے فضل سے محفوظ و مامون، اور آسانی کی زندگی میں ہیں، اپنے کاموں 'روزگار' تجارت کے لئے آزادانہ آتے جاتے ہیں، اپنے رب عزّوجل کی شریعت کی حکمرانی کے تحت آسودہ حال ہیں، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اسی کا احسان ہے۔ سو اللہ کے بعد اپنی دولہ کی پناہ میں آجاؤ اے مسلمانو!"

انہوں نے کفار کی اس ممکنہ کوشش سے بھی خبردار کیا کہ وہ عراق سے پہلے شام میں دولتِ اسلامیہ کے صوبوں پر حملہ کریں گے۔

"صبر کرو، ثابت قدم رہو، اور محتاط رہو کہ اللہ کے دشمن متحرک ہو رہے ہیں، گرج رہے ہیں، بپھرے ہوئے ہیں، اور اہلِ موصل کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی فوجیں موصل سے پہلے الرقّہ اور حلب کے لئے حرکت میں آئیں گی۔ سو ہوشیار اور محتاط رہو۔"

آخر میں انہوں نے جدید صلیبیوں کی بڑھتی ہوئی کمزوری کو واضح کیا۔

"اے دولتِ اسلامیہ کے سپاہیو! ثابت قدم رہو کہ تم حق پر ہو۔ اور صبر کے ذریعے مدد حاصل کرو کہ بے شک مدد صبر کے ساتھ ہے، اور جو صبر کرتا ہے اس کے لئے غلبہ ہے۔ صبر کرو کیونکہ صلیبیوں کا خون فراوانی سے بہہ رہا ہے، رافضی ڈگمگا رہے ہیں، اور یہود مرعوب ہیں۔ اللہ کے فضل سے تمہارا دشمن آج گزشتہ کل کی نسبت زیادہ کمزور ہو گیا ہے اور وہ کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا ہے، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔"

زوال یافتہ تدبیر کا تجزیہ

ان کے الفاظ میں اس آخری تدبیر - ان شاء اللہ - کا خلاصہ ہے جو ملحمۃ الکبریٰ واقع ہونے سے پہلے صلیبیوں اور ان کے مرتد اتحادیوں نے اپنائی ہوئی ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ صلیبی بہت کمزور ہو چکے ہیں اور اس قابل نہیں ہیں کہ اپنے جنگیں خود لڑ سکیں۔ ایسا گیارہ ستمبر کی مبارک کاروائیوں اور ان کے ضمن میں افغانستان اور عراق کے جہاد کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ مالی' عسکری' اور نفسیاتی طور پر انتہائی کمزور ہو چکے ہیں اور اس قابل نہیں ہیں کہ ایک اور جنگ لڑیں، اگرچہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ (مستقبل میں) جنگ بندی کے ایک نافذ معاہدے کی صلیبیوں کی جانب سے خلاف ورزی ہونے کے بعد بالآخر دابق کے مقام پر مسلمانوں سے لڑیں گے جب (علامات قیامت میں سے ایک علامت)۔ یہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اپنی جنگیں لڑنے کے لئے اپنے اتحادیوں اور ایجنٹوں کا سہارا لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ عراق میں طاغوت صدام کی مرتد بعاث حکومت کے زوال کے وقت سے پیشمرگہ کے کردی ملحدین' صفوی حکومتی قوتیں[12] صفوی ملیشیاز' اور "سنّی" صحواتِ ارتداد ان کے اتحادی رہے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ "سنّی" صحوات کو مستحکم مرکزی صفوی حکومت کی خاطر چھوڑ دیا گیا۔ صحوہ پر مکمل طور پر یقین نہیں کیا جاتا تھا کیونکہ اس کے بعض گروہوں نے ماضی میں ایک وقت صلیبیوں اور ان کے رافضی اتحادیوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا۔ چنانچہ امریکی فورسز کے انخلاء کے بعد صحوہ کے ساتھ اس کے سابقہ صفوی اتحادی کی جانب سے غداری کی گئی اور صحوہ کے بہت سے ارکان نے اپنے آپ کو ان رافضیوں کے ہاتھوں قید اور اذیت میں مبتلا پایا جن کی انہوں نے ایک وقت چاکری کی تھی۔

شام میں صلیبیوں کو ابتداً فری سیرین آرمی (ایف ایس اے) پر اعتماد تھا جو سیرین نیشنل کولیشن (ایس این سی) عبوری حکومت کے ماتحت ہے۔ لیکن صلیبیوں کو یہ جان کر دھچکا لگا کہ ان گروہوں کو جو عسکری و غیر عسکری امداد وہ فراہم کر رہے تھا اس کا بیشتر حصہ تاجروں اور اسلحے کے بیوپاریوں کو بیچا جا رہا تھا جو بالآخر دولتِ اسلامیہ تک جا پہنچتا تھا۔ اور جو چیز صلیبیوں کے ناقابلِ اعتماد ایجنٹوں کے ہاتھوں بیچی نہ جاتی وہ آخر کار خلافت کی فوج کے ہاتھوں مالِ غنیمت کے طور پر حاصل کر لی جاتی۔ صلیبی ایف ایس اے پر اعتماد نہیں کر سکتے تھے کیونکہ یہ انتہائی بد عنوانی کا شکار تھی اور اس میں مربوط قیادت کا فقدان تھا۔ چنانچہ پی کے کے سے تعلق رکھنے والے ملحد کردی - طاغوت بشّار کے اتحادی - خطے میں صلیبیوں کا بنیادی اتحادی بن گئے۔ شام میں حالیہ واقعات کے تمام ابتدائی سالوں میں پی کے کے نے حلب' الرقّہ' اور البرکہ کے کئی حصوں پر نصیری حکومت کے ساتھ سمجھوتے کے تحت حکومت کی اور اسے بشّار

کی طرف سے ان مسلمانوں کو کچلنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی جو ان علاقوں میں اس کی حکومت کے خلاف بغاوت کریں۔ پی کے کے اصلاً کردی شیعہ تھے اور یہ ابھی بھی اپنے زیرِ کنٹرول علاقوں میں یہی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ بطور ایک تنظیم زیادہ مربوط و منظم تھے اور ان کی تحریک زیادہ تر "نظریاتی" بنیادوں پر تھی، لہٰذا صلیبیوں نے انہیں ایف ایس اے پر ترجیح دی۔

چنانچہ صلیبیوں نے عراق میں رافضیوں کے کردی اتحادیوں (پیشمرگہ) اور شام میں نصیریوں کے کردی اتحادیوں (پی کے کے) پر اعتماد کیا۔ مزید یکہ عراق میں صفوی حکومت کی پشت پناہی کرنے اور ایران میں صفوی قیادت سے مذاکرات کرنے کی ان (صلیبیوں) کی پالیسی نے رافضیوں کو عالمی سطح پر متحرک ہونے کی قوت اور اعتماد فراہم کیا۔ رافضیوں نے جلدی سے یمن کے کچھ حصے حاصل کیے۔ شامی حکومت پہلے ہی ایران کی اتحادی تھی۔ لبنان کا بیشتر حصہ رافضی ملیشیاز کے زیرِ کنٹرول تھا۔ اور پھر بحرین، کویت، اور سعودیہ عرب میں (مشرقی صوبے میں – قطیف، دمام، الاحساء – نجران، اور حتیٰ کی مدینہ میں) بڑی رافضی آبادیوں[3]، اور قطر و متحدہ عرب امارات میں چھوٹی رافضی آبادیوں، اور عمان کی اباضی آبادی کے ساتھ – جو سب کے سب ہلچل کے لئے تیار ہیں – عرب طواغیت کو اپنے شاہی تخت خطرے میں محسوس ہوئے۔ دریں اثنا، ترک طواغیت صلیبیوں کے کردی اتحادیوں کی امنگوں اور طاغوت ایرودگان حکومت کے لئے ترکی کی رافضی اقلیت میں پائی جانے مخالفت کے حوالے سے فکر مند تھے۔ تینوں طواغیت کا یہ ثلاثی جوڑ اس بات سے بھی فکر مند تھا کہ یمن اور شام میں طویل جنگیں دولتِ اسلامیہ کو طاقت فراہم کریں گی، اور یہ امر طواغیت کی سرد مہری اور خیانت کا راز فاش کر دے گا اور یہ ثابت کر دے گا کہ صرف دولتِ اسلامیہ ہی رافضیوں اور ملحدین کے خلاف اہلِ سنت کا دفاع کرنے والی واحد محافظ ہے۔

سو ترکی، آل سلول، اور قطر – ارتداد کے ثلاثی جوڑ – کے طواغیت نے اپنے صلیبی آقاؤں کے اجازت لئے بغیر ہی سرعت کے ساتھ جنگی نقل و حرکت شروع کر دی۔ انہوں نے بحرین، کویت، متحدہ عرب امارات، مصر، اردن، مراکش، سینیگال، بنگلہ دیش، سوڈان، پاکستان، اور صومالیہ کے عرب و غیر عرب طواغیت سے حمایت حاصل کی تا کہ یمن میں حوثیوں اور علی عبد اللہ صالح کے رافضیوں کے خلاف عبد ربّہٖ منصور ہادی کی طاغوت حکومت کی مدد کریں۔

اور صلیبیوں کے اس سابقہ دعویٰ کے باوجود کہ حوثی رافضیوں کا ایران سے کوئی تعلق نہیں ہے، صلیبیوں نے اس کاروائی میں اپنی حمایت کا وعدہ کیا۔

پھر ترکی نے حلب میں اپنے صحوہ اتحادیوں - جو ترک امداد کی علت میں مبتلا تھے - سے درخواست کی کہ خطے کے کچھ حصوں میں پی کے کے کے خلاف جنگ شروع کریں، جبکہ اس سے پہلے پی کے کے اور صحوہ گروہوں - بشمول جبہۃ الجولانی - کے درمیان ایک طویل عرصہ جنگ بندی پر عملدرآمد کیا گیا تھا۔ مرتد ثلاثی جوڑ - ترکی، آل سلول، اور قطر - نے طاغوتی امداد کی خوگر جماعتوں کے نوساختہ اتحاد - "جیش الفتح"[4] - کو ادلب اور قلمون میں نصیری حکومت کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے امداد فراہم کی۔ "جیش الفتح" نے جلد ہی قلمون میں دولتِ اسلامیہ کے خلاف جنگ کو اپنی ترجیحات میں شامل کر لیا۔ امداد کی رسائی وہ امر ہے کہ جس کا ایف ایس اے، ایس این سی، مرتد ثلاثی جوڑ، صلیبیوں، اور حتیٰ کہ "جیش الفتح" کی رکن جماعتوں (جیسے فیلق الشام) نے بھی اقرار کیا ہے۔ صحوہ گروہ بشمول جبہۃ الجولانی درعا کے مجاہدین کے خلاف متحرک ہوئے جن پر انہوں نے خوارج ہونے کا الزام عائد کیا۔ "جیش الفتح" جیسا "اسلامی" جماعتوں کا ایک اتحاد جلد ہی حلب میں تیار کیا گیا۔ اچانک ہی لاذقیہ اور دیگر مقامات میں صحوہ گروہ نصیریوں کی جانب پیش قدمی کرنے لگے، جبکہ شام میں صلیبیوں کے زیرِ خاطر "باغی" اتحادی - ایف ایس اے - نے عسکری طور پر اپنا آپ ناقابلِ اعتماد ثابت کر دیا۔

دریں اثناء، مرتد ثلاثی جوڑ عراق میں صفوی حکومت کی زبانی حمایت سے پیچھے ہٹنے لگا کیونکہ اسے خوف تھا کہ اس (حکومت) کے طویل المیعاد مقاصد ان کی اپنے شاہی مسندوں کے لئے خلل کا باعث بنیں گے۔ انہوں نے جبہۃ "الاسلامیہ" کے رہنماؤں کو بھی دوبارہ ترکی میں جمع ہونے کی دعوت دی تاکہ شام میں رونما ہونے والے حالات و زمینی حقائق، مستقبل کے منصوبوں، اور ان کی "غیر مشروط" امداد کی شرائط پر بات چیت کی جائے۔ جن منصوبوں پر گفتگو کی گئی ان میں سے ایک منصوبہ شام میں "طوفانِ عزم" تھا جو صحوہ کی دولتِ اسلامیہ کے خلاف آگے بڑھنے کی کوششوں پر پردہ ڈالنے کے لئے تھا۔ پھر وہی بات ہے کہ صحوہ گروہوں کے لئے طاغوت کی امداد ایک ایسا مسئلہ ہے جو ان کو ارتداد میں مزید ڈوبتے چلے جانے میں مدد دیتی ہے۔

ان تمام امور کے ذریعے مرتد ثلاثی جوڑنے اپنے صلیبی آقاؤں پر یہ "ثابت" کرنا چاہا کہ یہ ابھی بھی خطے کے مستقبل کے لئے ضروری ہیں، کہ ان کے پاس یہاں مرتب ہونے والے نتائج پر اثر انداز ہونے کی طاقت ہے، اور یہ کہ جب امریکی-رافضی تعلقات اور رافضیوں کے نیوکلیئر مقاصد کی بات ہو تو ان کی رائے اہمیت رکھتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ حرص، خوف، اور حسد تھا جس نے انہیں متحرک کیا تھا۔ یہ چاہتے تھی کہ رافضی نہیں بلکہ یہ خود اپنے صلیبیوں کے منظورِ نظر اتحادی ہوں۔

صلیبیوں اور طواغیت کے درمیان، "سنّی" مرتدین اور رافضیوں کے درمیان، ایف ایس اے اور جبہۃ "الاسلامیہ" کے درمیان، جبہۃ الجولانی اور قوم پرست جماعتوں کے درمیان، جبہۃ الجولانی اور "اسلامی" جماعتوں کے درمیان، اور کردی ملحدین اور "مخالف" جماعتوں کے درمیان ہونے والا یہ مقابلہ ان کے منصوبوں میں ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کی سراسر نشاندہی کر رہا ہے۔ **[تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ] (گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں) [الحشر:14]** بالآخر صلیبیوں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ دولتِ اسلامیہ کا مقابلہ صرف خود ہی کر سکتے ہیں، آمنے سامنے، یا پھر - اپنا خون مسلسل بہنے کی وجہ سے - صلیبی مجبور ہو جائیں گے کہ مسلمانوں کے خلاف اپنی جنگ سے الگ ہو جائیں یہاں تک کہ الملحمۃ الکبریٰ کا اللہ کی طرف سے مقدر شدہ وقت آ پہنچے۔

اے اللہ! کتاب اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، بادلوں کو چلانے والے، (مخالف) جماعتوں کو شکست دے، انہیں ہلا کر رکھ دے، اور ہمیں ان پر فتح عطا فرما۔

تصویری سرخیاں

صلیبی جان کیری اور ایرانی رافضی محمد جواد ظریف

صلیبی اوباما اور اس کا طاغوت اتحادی سلمان بن عبد العزیز

Faysal Ibn al-Husayn poses with his crusader masters. The apostates of today are no different than the apostates of yesterday.

فیصل بن حسین کا اپنے صلیبی آقاؤں کے ساتھ ایک انداز۔ آج کے مرتدین ماضی کے مرتدین سے کچھ مختلف نہیں

The taghut of Qatar, third from right, stands shoulder-to-shoulder with the crusader Obama and a host of other apostates.

قطر کا طاغوت، دائیں جانب سے تیسرا، صلیبی اوباما اور بہت سارے دیگر مرتدین کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہے

صلیبی، عرب طواغیت کے ساتھ تعلقات کی قیمت پر رافضی ایران کے ساتھ تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں

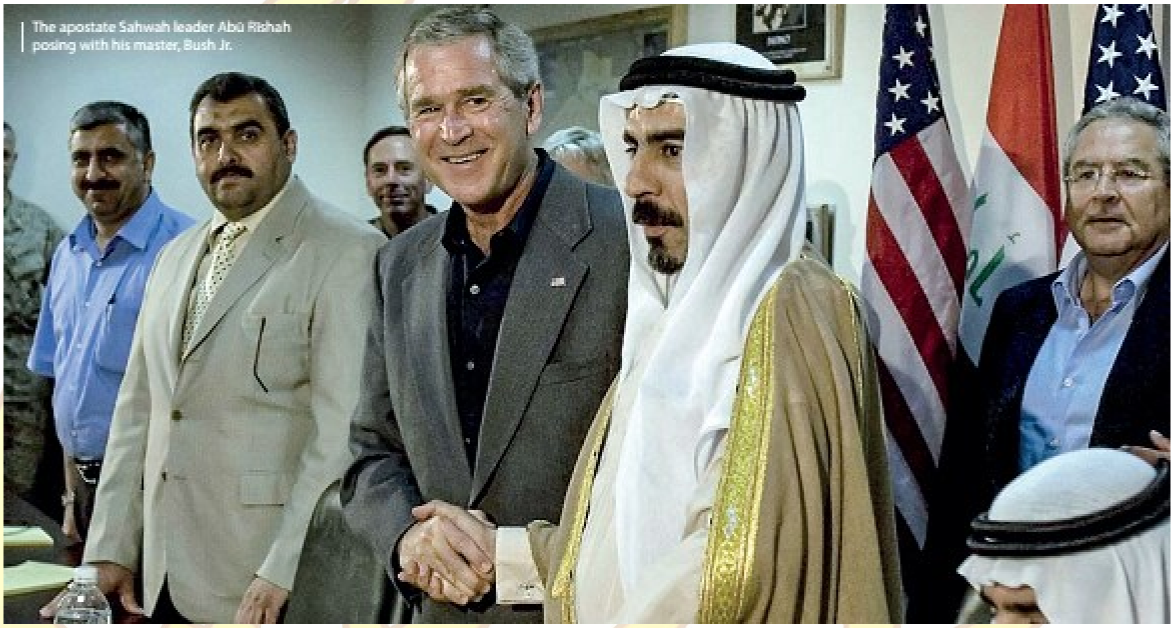

مرتد صحوہ رہنما ابوریشاہ اپنے آقا بش جونیئر کے ہمراہ

یمن میں حوثی رافضی

قطری اور ترک مرتدین صلیبی جان کیری کے ساتھ

صحوہ حمایتی عبداللہ المحیسنی

صحوات کی صفوں میں ایک کافر دروزی جنگجو

تین مرکزی صحوہ رہنماعلاقے کے طواغیت سے ملنے کے لئے ترکی کے دورے پر

---

[1] دابق شمارہ نمبر نو میں مضمون بعنوان "سازشی تھیوری شرک" ملاحظہ کیجیے۔

[2] یہ لفظ مرتد صفوی سلطنت - صوفی رافضی فارسیوں - کے حوالے سے استعمال کیا گیا ہے جنھوں نے افغانستان، شام، خلیجِ عرب، جنوبی قفقاز، فارس، عراق، شام، ترکی، بلوچستان، تاجکستان، ترکمانستان، اور ازبکستان کے حصوں پر حکومت کی۔ ان رافضی حکمرانوں نے اپنے مفتوحہ علاقوں پر اپنا مذہب مسلط کیا۔ اس کے نتیجے میں موجودہ "ایران" کی اکثریت آج اس ارتداد کو اپنائے ہوئے ہے۔

[3] اس میں زیدیوں، اسماعیلیوں، اور امامیوں کے رافضی شامل ہیں۔

[4] اس اتحاد کی ایک بڑی رکن جماعت کے متعلق دابق شمارہ نمبر نو میں مضمون بعنوان "شام میں القاعدہ کے حلیف - حصہ دوم" ملاحظہ کیجیے۔